2103-اگر کوئی کفر کی حالت میں زنا کرے اور بعد میں مسلمان ہوجائے تو وہ لوگوں اور بچے کو کیا کہے

سوال

اگر اسلام لانے سے قبل میرا کسی عربی شخص سے کوئی بچہ ہو تو مجھ پر کیا واجب ہے ؟

بچے کی ولادت کے چند سال بعد میں مسلمان ہوگئی اور کسی مسلمان خاوند کی تلاش میں ہوں تو اب مجھے اس بچے کا کیا کرنا چاہیے اور میں اس کے حقیقی والد کے متعلق لوگوں کو کیا کہوں ؟

اور کیا بچے کو اس کے والد اور لوگوں کو بچے کی حقیقت سے باخبر کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

یقینا زنا ایک ایسا جرم ہے جو سب شرائع الھیہ میں حرام اور قبیح عمل ہے ، اسے ہر عقل سلیم والا غلط جانتا اور اس سے بھاگتا ہے چاہے وہ مسلمان نہ بھی ہو ، اور پھر اللہ عزوجل نے زنا کا ارتکاب کرنے والے کی بہت سی آیات میں مذمت بھی فرمائی ہے اور اسی طرح احادیث نبویہ میں بھی بہت زیادہ وعید آئی بیان کی گئی ہے ۔

اور اس کا ارتکاب کرنے والے کو بہت سخت قسم کی سزا دیے جانے وعدہ کیا گیا ہے اور یہی نہیں بلکہ اسے دنیا و آخرت میں ذلت کا بھی سامنا کرنا پڑے گا لیکن جو شخص اس سے توبہ کرلے اور ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بھی کرے وہ اس سزا اور ذلت سے نکل جائے گا اور اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتے ہوئے اس کے گناہ معاف فرمائیں گے ۔

توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن توبہ کی کچھ شروط ہیں جب تک وہ نہ پائیں جائیں توبہ قبول نہیں ہوتی ان میں پہلی شرط یہ ہے کہ اس گناہ سے کنارکہ کشی اختیار کی جائے ، اور دوسری یہ کہ اس پر ندامت کا اظہار ہو ، تو پھر جا کہ کہیں توبہ قبول ہوگی ، اور پھر یہ بھی ہے کہ اسلام پچھلے سب گناہ ختم کرڈالتا ہے ۔

اور رہا مسئلہ بچے کا تو وہ اپنی والدہ کے تابع ہوگا اسے باپ کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا کیونکہ ولد زنا (زنا سے پیدا شدہ بچے) کا یہی حکم ہے وہ باپ کی طرف منسوب نہیں ہوگا کیونکہ وہ نکاح سے نہیں بلکہ بے حیائی کی وجہ سے آیا ہے ۔

لیکن یہ یاد رہے کہ اس بچے کی پرورش اور اسلامی تربیت کرنا واجب ہے اور اسے اسلامی اخلاق کا مالک بنانے کی کوشش کرنا ضروری ہے ، جو کچھ بے حیائی اور فحاشی کا کام ہوچکا ہے اب ضروری ہے کہ اس سے توبہ کی جائے اور اسے چھپایا جائے اور لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کریں اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ وہ اس حقیقت کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتی پھرے ، لیکن اگر بچہ بڑا ہوکر اس بات کا اصرار کرے کہ اسے حقیقت حال بتائی جائے تو پھر اسے کسی مناسب اور اچھے طریقے سے بتایا جائے ، اور اسے یہ کہا جائے یہ جو کچھ ہوا وہ سب ایام کفر اور اسلام سے قبل کا ہے ۔

اور اسلام پہلے تمام گناہوں کو مٹا ڈالتا ہے اور اسی طرح توبہ بھی پہلے سب گناہوں کو ختم کرڈالتی ہے ، اور بچے کو اس گناہ میں سے کسی قسم کا کوئی نقصان اور مسؤلیت نہیں ، اور اب جبکہ اس کی والدہ مسلمان ہوچکی ہے تو اسے کسی قسم کی ڈانٹ ڈپٹ اور سزا دینا مناسب نہیں ۔

اور تقدیر پر راضی ہونا ضروری اور واجب ہے اور یہ کہ جب وہ اعمال صالحہ کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا کیونکہ اصول ہے کہ کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ اور گناہ نہیں اٹھاتا، ہم اللہ تعالی سے عافیت اور بخشش کے طلبگار ہیں، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے آمین یارب العالمین۔

واللہ اعلم.